زری پالیسی کمیٹی کے اجلاس کی روداد

منعقدہ 16 اپریل 2020ء

شرکا

ڈاکٹر رضا باقر	چیئرمین اور گورنر بینک دولت پاکستان
جناب جمیل احمد	ڈپٹی گورنر (بینکنگ اور مالی بازار)
ڈاکٹر مرتضیٰ سید	ڈپٹی گورنر (پالیسی)
ڈاکٹر عنایت حسین	ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف ایس اور بی ایس جی)
جناب اعظم فاروق	ڈائریکٹر ایس بی پی بورڈ
ڈاکٹر طارق حسن	ڈائریکٹر ایس بی پی بورڈ
ڈاکٹر اسد زمان	بیرونی رکن
ڈاکٹر نوید حامد	بیرونی رکن
جناب محمد منصور علی	ڈائریکٹر او سی ایس / کارپوریٹ سیکریٹری

موجودہ اقتصادی صورت حال کا جائزہ اور مالی سال 20ء کا منظر نامہ

1۔ آغاز میں زری پالیسی کمیٹی کو ہنگامی اجلاس منعقد کرنے کی غرض وغایت بتائی گئی اور تازہ ترین اقتصادی پیش رفت سے اسے آگاہ کیا گیا۔

2۔ سب سے پہلے یہ ہنگامی اجلاس منعقد کرنے کی وجوہات کی تفصیل سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا گیا کہ آئی ایم ایف نے اپنے عالمی اقتصادی منظر نامے کے اہم نکات اسی ہفتے کے دوران جاری کیے ہیں۔ یہ رپورٹ بتاتی ہے کہ عالمی معیشت کو 1930ء کے ''گریٹ ڈپریشن'' کے بعد سے اپنی بدترین کساد بازاری کا سامنا ہوگا۔ اس کے علاوہ، رپورٹ ابھرتی ہوئی منڈیوں میں نمو کی پیش گوئیوں میں زبردست کمی بھی اجاگر کرتی ہے۔ مزید بتایا گیا کہ آئی ایم ایف کے تخمینے کے مطابق پاکستان کی معیشت رواں سہ ماہی کے دوران 1.5 فیصد سکڑ جائے گی اور مالی سال 21ء میں 2 فیصد نمو پائے گی۔ یہ بتایا گیا کہ عالمی اور ملکی نمو کے نئے مفروضوں کو جب اسٹیٹ بینک کے معاشی ماڈلز میں شامل کیا گیا تو نتائج نے پالیسی ریٹ میں کمی کا اشارہ دیا۔ مزید بتایا گیا کہ جب یہ معلومات دستیاب ہوئیں تب تجزیہ کیا گیا چنانچہ ہنگامی اجلاس منعقد کرنے کی ضرورت تھی تاکہ زری پالیسی کمیٹی بروقت اقدام کا فیصلہ کرسکے۔

3۔ دوسرے، یہ رائے ظاہر کی گئی کہ مہنگائی کے بارے میں اسٹیٹ بینک کی نظرثانی شدہ پیش گوئیوں سے ثابت ہوتا ہے کہ آئندہ کئی مہینوں کے لیے مہنگائی تقریباً 9 فیصد کی اوسط پر رہنے کی توقع ہے۔ مالی سال 21ء کے لیے پیش گوئیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مہنگائی 7 سے 9 فیصد کی حد میں رہے گی۔ آئندہ کئی مہینوں کے لیے مہنگائی کے تقریباً 9 فیصد رہنے کے تخمینے کے پیش نظر، 11 فیصد پالیسی ریٹ کا مطلب 2 فیصد حقیقی شرح سود مستقبل بین بنیاد پر ہوگا۔ چنانچہ یہ بیان کیا گیا کہ موجودہ حالات کے تحت زری پالیسی کمیٹی مستقبل بین حقیقی شرح سود کو صفر تک لانے پر غور کرسکتی ہے جس کے لیے پالیسی ریٹ میں 200 بیسس پوائنٹ کمی کرنا ہوگی۔ تاہم چونکہ ابھرتی ہوئی منڈیاں اپنی محدود تر پالیسی گنجائش کی بنا پر پالیسی ریٹ میں کٹوتی کرنے کے اعتبار سے اب تک زیادہ مستعد نہیں رہی ہیں، اس لیے یہ بات اجاگر کی گئی کہ ایسی نمایاں کٹوتی کے کچھ خطرات بھی ہوسکتے ہیں۔

4۔ مزید برآں، یہ بتایا گیا کہ خردہ فروشی، اخراجات بذریعہ کریڈٹ کارڈ، سیمنٹ کی فروخت، اور گوگل کی حال میں متعارف کرائی گئی Community Mobility Reports سے ملنے والے موبلٹی ڈیٹا سمیت تازہ ترین ڈیٹا سے معلوم ہوتا ہے کہ حالیہ چند ہفتوں میں معیشت کے مختلف شعبوں میں نمایاں کمی آئی ہے۔ اب جبکہ مہنگائی کے خطرات کم ہورہے ہیں، ضرورت اس بات کی ہے کہ زری پالیسی کی توجہ کا مرکز مناسب انداز میں اقتصادی سرگرمیوں کی پہلے سے زیادہ مدد کرنا ہونا چاہیے۔

5۔ اس کے بعد، پالیسی ریٹ میں 100 سے 200 بی پی ایس کے درمیان کٹوتی کرنے کے مختلف امکانات، اور معیشت اور عوام کے احساسات پر ان کے ممکنہ اثرات پر تفصیل سے بحث کی گئی۔

زری پالیسی پر غور وخوض اور فیصلے کا ووٹ

6۔ غور وخوض کے بعد ارکان نے پالیسی ریٹ کے فیصلے پر ووٹ دیے۔

7۔ زری پالیسی کمیٹی کے 9 میں سے 6 یعنی اکثریتی ارکان نے پالیسی ریٹ میں 200 بی پی ایس کمی کے حق میں رائے دی جبکہ 3 ارکان نے 100 سے 150 بی پی ایس کے درمیان کٹوتی کرنے کے حق میں رائے دی۔

8۔ بعد ازاں کمیٹی نے زری پالیسی بیان تحریر کیا۔

9۔ کمیٹی نے یہ فیصلے کیے:

فیصلے:

- پالیسی ریٹ کو 200 بی پی ایس کم کرکے 9.0 فیصد کیا جاتا ہے۔
- زری پالیسی بیان — 16 اپریل 2020ء منظور کیا جاتا ہے۔

****